

نصابِ دینیات اوّل

برائے طلبہ ٹرسٹ جمعیت تعلیم القرآن

از پارہ ۱ تا ۱۰



مرتب

محمد رفیع شمسی

بانی ٹرسٹ جمعیت تعلیم القرآن

تسہیل و اضافہ

مفتی سمیع الرحمن

متخصص جامعہ دارالعلوم کراچی

مدرس جامعۃ الرشید، کراچی



باشتراک

البشریٰ

ویلفیئر اینڈ ایجوکیشنل ٹرسٹ

جمعیت تعلیم القرآن

قائم شدہ 1969

ٹرسٹ جمعیت تعلیم القرآن

شش کلمے، ایمان مفصل، ایمان مجمل

اول کلمہ طیب: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ **دوم کلمہ شہادت:** اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔

سوم کلمہ تمجید: سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

چہارم کلمہ توحید: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

پنجم کلمہ استغفار: اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُہٗ عَمَدًا اَوْ خَطَأً سِرًّا اَوْ عَلَانِیَۃً وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْٓ اَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ لَآ اَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ وَسَتَّارُ الْعُیُوْبِ وَغَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

ششم کلمہ ردِّ کفر: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اُشْرِکَ بِکَ شَیْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ بِہٖ وَاَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَآ اَعْلَمُ بِہٖ تُبْتُ عَنْہُ وَتَبَرَّاْتُ مِنَ الْکُفْرِ وَالشِّرْکِ وَالْکِذْبِ وَالْغِیْبَۃِ وَالْبِدْعَۃِ وَالنَّمِیْمَۃِ وَالْفَوَاحِشِ وَالْبُھْتَانِ وَالْمَعَاصِیْ کُلِّھَا وَاَسْلَمْتُ وَاَقُوْلُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔

ایمانِ مفصّل: اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ۔

ایمانِ مجمل: اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ کَمَا ھُوَ بِاَسْمَآئِہٖ وَصِفَاتِہٖ وَقَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْکَامِہٖ اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِیْقٌ بِالْقَلْبِ۔

نصابِ دینیات

حصّہ اوّل

از پارہ ۱ تا ۱۰

برائے طلبۂ ٹرسٹ جمعیت تعلیم القرآن

مُرتّب: محمد رفیع شمسی رحمۃ اللہ علیہ

بانی: ٹرسٹ جمعیت تعلیم القرآن

تصحیح ونظرثانی: مُفتی سمیعُ اللہ صاحب

متخصص دارالعلوم کراچی، مدرّس جامعۃ الرشید، کراچی

باشتراک

البُشریٰ

ویلفیئر اینڈ ایجوکیشنل ٹرسٹ

ٹرسٹ جمعیت تعلیم القرآن

قائم شدہ 1969

کتاب کا نام : نصابِ دینیات (حصہ اول)

مرتب : محمد رفیع شمسی رحمہ اللہ بانی: ٹرسٹ جمعیت تعلیم القرآن

تعداد صفحات : ۴۸

سن اشاعت : ۱۴۴۰ھ/۲۰۱۹ء

ناشر : البشریٰ ویلفیئر اینڈ ایجوکیشنل ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

9/2 سیکٹر 17، کورنگی انڈسٹریل ایریا بالمقابل محمدیہ مسجد، بلال کالونی کراچی۔

فون نمبر : (+92) 21-35121955-7

موبائل فون : 0321-2196170, 0334-2212230, 0302-2534504, 0314-2676577, 0346-2190910

ویب سائٹ : www.maktaba-tul-bushra.com.pk
www.albushra.org.pk

ای میل : info@maktaba-tul-bushra.com.pk
info@albushra.org.pk

قائم شدہ 1969

ٹرسٹ جمعیت تعلیم القرآن

مرکزی دفتر: اندرون عالمگیر مسجد عالمگیر روڈ، بہادر آباد، کراچی

فون: 021-34932283, 34935824 فیکس: 021-34936542

ای میل: jamiattalimulquran@gmail.com

ریجنل دفتر: ٹرسٹ جمعیت تعلیم القرآن 4/A، سوسائٹی پلازہ، کینال بینک روڈ، ازمیر ٹاؤن، نزد چونگی ملتان روڈ، لاہور

فون: 042-35961830, 35961730 فیکس: 042-37499008

ای میل: jtqlahore@hotmail.com

فرائضِ نماز

نماز کے تیرہ فرائض ہیں، سات فرض نماز سے پہلے ہیں جنہیں شرائط کہا جاتا ہے، جو مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ بدن کا پاک ہونا۔

۲۔ کپڑوں کا پاک ہونا۔

۳۔ جگہ کا پاک ہونا۔

۴۔ ستر کا چھپانا۔

۵۔ نماز کا وقت ہونا۔

۶۔ خانہ کعبہ کی طرف منہ کرنا۔

۷۔ نیت کرنا۔

اور چھ چیزیں نماز کے اندر فرض ہیں جنہیں ارکانِ نماز کہا جاتا ہے، وہ یہ ہیں:

۱۔ تکبیر تحریمہ کہنا۔

۲۔ قیام کرنا۔

۳۔ قراءت کرنا۔

۴۔ رکوع کرنا۔

۵۔ دونوں سجدے کرنا۔

۶۔ قعدۂ اخیرہ۔

جس کام کا حکم براہِ راست قرآنی آیت یا بہت سی احادیث سے ملتا ہو اسے فرض کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات کے کچھ درجات ہیں، ان میں سب سے بڑا درجہ فرض کا ہے۔ فرض پر عمل کرنا لازمی ہوتا ہے۔ اس کا کرنا بہت ثواب اور نہ کرنا سخت گناہ ہوتا ہے بلکہ فرض کا انکار کرنے والا مسلمان نہیں رہتا، کافر ہو جاتا ہے۔

پانچوں وقت کی نمازوں میں فرض رکعتوں کی تعداد:

۱۔ نمازِ فجر میں دو رکعتیں فرض ہیں۔

۲۔ نمازِ ظہر میں چار رکعتیں فرض ہیں۔

۳۔ نمازِ عصر میں چار رکعتیں فرض ہیں۔

۴۔ نمازِ مغرب میں تین رکعتیں فرض ہیں۔

۵۔ نمازِ عشاء میں چار رکعتیں فرض ہیں۔

پانچوں نمازوں میں کل سترہ (۱۷) رکعتیں فرض ہیں۔

تیسرا کلمہ تمجید

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

پاک ہے اللہ، اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں، اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور اللہ سب سے بڑا ہے، اور گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیک کام کرنے کی قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے جو عالی شان اور عظمت والا ہے۔

چوتھا کلمہ توحید

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ
لَا يَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے، اور اسی کے لیے تمام تعریفیں ہے۔ وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے زندہ ہے، بہتری اسی کے ہاتھ میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

دنیا وآخرت کی بہتری کے لیے دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ[1]

الٰہی! میں سوال کرتا ہوں آپ سے درگزر اور سلامتی اور دنیا وآخرت کی ہر تکلیف سے بچاؤ کا۔

---

[1] بخاری

نیا کپڑا پہننے والے کو یہ دعا دیں

اِلْبَسْ جَدِیْدًا وَعِشْ حَمِیْدًا وَمُتْ شَهِیْدًا سَعِیْدًا۔[1]

نیا کپڑا پہنو، اور اچھی طرح زندگی بسر کرو، اور نیک بخت شہید ہو کر مرو۔

اللہ تعالیٰ کے متعلق توحید کا عقیدہ

اللہ تعالیٰ ایک ہے، دوسرے مذاہب والے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کئی ہیں، ان کے ذمہ علیحدہ علیحدہ کام ہیں، حالانکہ اس بات کا غلط ہونا بالکل واضح ہے، کیوں کہ (معاذ اللہ) اگر اللہ کئی ہوتے تو دنیا کے بادشاہوں کی طرح وہ بھی آپس میں لڑتے، ایک کہتا کہ سورج اس طرف سے نکالنا ہے، دوسرا کہتا کہ اس طرف سے، ایک کہتا کہ بارش اس وقت ہوگی اور فلاں جگہ ہوگی، دوسرا کہتا کہ نہیں، غرض چھوٹی چھوٹی بات پر جھگڑا ہوتا، تو پھر دنیا ان کے آپس کے جھگڑوں کی وجہ سے تباہ ہو جاتی، اور کوئی انسان اور جانور باقی نہ رہتا۔ اسی بات کے غلط ہونے کو بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا:

﴿لَوْ كَانَ فِیْهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا﴾[2]

اگر زمین و آسمان میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ کئی خدا ہوتے تو یہ آسمان و زمین تباہ ہو جاتے۔

---

[1] ابن السنی، ابن ماجہ [2] الانبیاء: ۲۲

اللہ سب سے بڑا ہے

بچو! گھر میں سب سے بڑا باپ ہوتا ہے اور گھر میں اسی کا حکم چلتا ہے، اگر گھر میں کئی بڑے بن جائیں تو سب میں لڑائی ہونے لگے گی، ہر ایک یہ کہے گا کہ میرا کہنا مانو، تو اس گھر میں کوئی بھی کام نہیں ہو سکے گا، اسی طرح ہم کو یہ بھی ماننا پڑتا ہے کہ اللہ سب سے بڑا ہے، صرف اسی کا حکم اس دنیا پر چلتا ہے، کوئی اس کے حکم میں دخل نہیں دے سکتا، اور وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے، جس کو چاہے عزت دے اور جس کو چاہے ذلت دے، جس کو چاہتا ہے بادشاہ بنا دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بادشاہت سے زیادہ دیتا ہے، تمام بھلائیاں اسی کی طرف سے آتی ہیں، جس کو چاہتا ہے غریب کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے امیر بناتا ہے۔

بچو! اس لئے جب اذان ہوتی ہے تو یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ ''اللہ اکبر، اللہ اکبر'' (اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے)۔ اور اسی طرح جب ہم نماز کی نیت باندھتے ہیں، رکوع میں جاتے ہیں، سجدہ میں جاتے ہیں تو ہم کہتے ہیں: اللہ اکبر (اللہ سب سے بڑا ہے)۔ اس لئے بچو! دنیا میں کسی بات پر غرور و تکبّر نہیں کرنا چاہیے اور کبھی بھی یہ نہیں سوچنا چاہیے کہ ہم بڑے ہیں، اپنے دلوں میں اس بات کو اچھی طرح بٹھا لیں کہ بس اللہ سب سے بڑا ہے، ہم جتنا زیادہ اللہ کی بڑائی اور اس کا ذکر کریں گے اتنا ہی اللہ تعالیٰ ہم کو بھی لوگوں کی نظروں میں بڑا کر دیں گے۔

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں

بچو! جب ہم نے سمجھ لیا کہ اللہ ایک ہے، اور اللہ سب سے بڑا ہے، تو بس عبادت کے لائق بھی صرف وہی ہے، شیطان جو انسانوں کا دشمن ہے وہ پہلے بھی لوگوں کو بہکا تا رہا ہے کہ سورج کی پوجا کرو، چاند اور ستاروں کی یا بزرگوں کی تصویروں کی یا ان کے بت بنا کر ان کی پوجا کرو، اور آج بھی شیطان کے بہکائے میں آ کر لوگ بتوں کی پوجا کر رہے ہیں اور انہوں نے ہر کام کے لئے علیحدہ علیحدہ بت بنایا ہوا ہے، کوئی دولت دینے کا بت اور کوئی تکلیف دور کرنے کا بت، یہاں تک کہ لوگ گائے کی بھی پوجا کرتے ہیں کہ یہ ہمیں دودھ دیتی ہے، دریاؤں کی بھی کہ یہ ہمیں پانی دیتے ہیں۔ ان بے وقوفوں کو یہ سمجھ نہیں آتا کہ گائے کو پیدا کرنے والا اور اس کے اندر دودھ پیدا کرنے والا کون ہے؟ دریاؤں کو بنا کر اس سے انسانوں کو فائدہ پہنچانے والا کون ہے؟ عبادت گائے، دریا، سورج اور چاند کی کی جائے یا کہ ان سب کو بنانے والے کی۔

پیارے بچو! اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہیں ہو سکتی، اور اللہ کے سوا کسی کی عبادت کرنے والا مسلمان نہیں ہوتا، اس لئے اس بات کو خوب سمجھ لو کہ بزرگوں کی قبروں کو سجدہ کرنا، اور قبر والوں سے اپنی حاجت مانگنا یا اپنی تکلیف دور کرنے کے لئے کہنا شرک ہے اور یہ سب غلط ہے، صرف اور صرف اللہ تعالیٰ سے مانگنا چاہیے

اور اسی کو سجدہ کرنا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں کہ میں ہر وقت تمہارے ساتھ ہوں۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی ہر بات کو سنتے ہیں اور ہر چیز کو دیکھتے ہیں، اور ہر تکلیف اللہ تعالیٰ ہی دور کر سکتے ہیں، بس اللہ تعالیٰ نے ہمیں کلمۂ طیّبہ میں یہ سکھلا دیا ہے کہ ”لا إلٰه إلا الله“ یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ کے سوا کبھی بھی کسی کو سجدہ نہیں کرنا، اور نہ کسی کو حاجت روا اور مشکل کشا سمجھنا ہے، جب بھی کوئی تکلیف ہو تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرو، کوئی حاجت ہو تو اللہ ہی سے مانگو۔

اللہ تعالیٰ کی کوئی اولاد نہیں:

پیارے بچو! اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا کو اپنی قدرت اور اپنے حکم سے بغیر ماں باپ کے پیدا کیا، اسی طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بغیر باپ کے حضرت مریم سے پیدا کیا۔

چوں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے والد نہیں تھے، وہ محض اللہ کی قدرت اور حکم سے پیدا ہوئے تھے، اس لئے شیطان نے عیسائیوں کو بہکایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بیٹے ہیں، اس طرح عیسائی لوگ حضرت عیسیٰ اور حضرت مریم کو پوجنے لگے، لیکن بچو! خوب سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ نہ تو کسی کی اولاد ہے اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کی کوئی اولاد ہے۔

بچو! آپ نے سورۂ اخلاص تو یاد کر ہی لی ہوگی۔ اسی سورت میں اللہ تعالیٰ نے خود بتایا ہے کہ "لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ" اس کا مطلب یہی ہے کہ نہ تو اللہ تعالیٰ خود کسی کی اولاد ہے اور نہ اس کی کوئی اولاد ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہیں گے۔

بچو! آپ نے سمجھ لیا کہ اللہ ایک ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ تعالیٰ کو کسی نے پیدا نہیں کیا، یہ بات بھی سمجھ لیں کہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کو کوئی نہیں دیکھ سکتا۔

اللہ تعالیٰ ہر چیز سے باخبر ہے، اور ہر ایک کو دیکھتا ہے، اور کوئی شے اللہ تعالیٰ سے پوشیدہ نہیں ہے، اللہ تعالیٰ ہر جگہ ہر وقت موجود ہیں اور ہم دنیا میں اللہ تعالیٰ کو دیکھ نہیں سکتے، کیوں کہ ہمارے اندر اس کی طاقت موجود نہیں ہے۔

موسیٰ علیہ السلام کی اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی:

بچو! اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے باتیں کی ہیں، موسیٰ علیہ السلام ایک انتہائی بلند مرتبہ نبی گزرے ہیں۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ آپ مجھے اپنا دیدار کرا دیجیے کہ آپ کیسے ہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ! تم مجھ کو نہیں دیکھ سکتے۔ اس پہاڑ کو دیکھو، (ہم اپنا نور اس پر ڈال رہے ہیں) اگر وہ اپنی جگہ برقرار رہا تو تم مجھے بھی دیکھ لو گے، جب اللہ تعالیٰ نے پہاڑ پر تجلّی فرمائی تو وہ پہاڑ ریزہ ریزہ ہوگیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب پہاڑ کی طرف دیکھا تو بے ہوش کر گر پڑے،

جب ہوش آیا تو اللہ تعالیٰ کے دربار میں سجدہ ریز ہو گئے کہ اے اللہ! واقعی آپ کو کوئی بھی نہیں دیکھ سکتا۔

رسالت

پیارے بچو! آپ نے یہ تو پڑھ لیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی بھلائی کے لئے دنیا میں بہت سارے نبیوں کو بھیجا، اور ان نبیوں میں سب سے بڑے اور آخری نبی ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ ہیں۔

بچو! انبیا علیہم السلام کی کل تعداد تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار ہے جن میں سے چند مشہور انبیا علیہم السلام کے نام یہ ہیں:

۱۔ حضرت آدم علیہ السلام

۲۔ حضرت نوح علیہ السلام

۳۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام

۴۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام

۵۔ حضرت یعقوب علیہ السلام

۶۔ حضرت یوسف علیہ السلام

۷۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام

۸۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام

۹۔ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ، جو اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ محبوب اور چہیتے ہیں۔

پیارے بچو! جب کسی نبی کا نام لکھا، پڑھا یا سنا جائے تو اس کے ساتھ ''علیہ السلام'' پڑھنا اور لکھنا چاہیے، اور اس کا مطلب ہے ان پر سلامتی ہو۔ اور جب ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ کا نام آئے تو ''صلی اللہ علیہ وسلم'' کہنا چاہیے۔

بچو! رسولوں میں سب سے افضل حضرت محمد ﷺ ہیں اور آپ ﷺ خاتم النبیین بھی ہیں، یعنی آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا، نبوت کا سلسلہ اب ختم ہوگیا ہے۔ آپ ﷺ کے بعد اگر کوئی شخص نبوت کا دعویٰ کرے گا تو وہ جھوٹا ہے اور واجب القتل ہے۔

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ:

پیارے بچو! حضرت محمد ﷺ عرب کے مشہور شہر مکّہ مکرمہ میں پیدا ہوئے اور ۵۳ سال تک مکّہ میں رہے، اس کے بعد ۱۰ سال تک مدینہ منورہ میں رہے۔

آپ ﷺ کے والد کا نام عبداللہ اور دادا کا نام عبدالمطلب تھا، آپ ﷺ کے والد کا انتقال آپ ﷺ کی پیدائش سے پہلے ہوگیا تھا۔ جب آپ ﷺ کی عمر ۶ سال کی ہوئی تو آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ کا انتقال ہوگیا، اور جب آپ ﷺ ۸

سال کے ہوئے تو آپ ﷺ کے دادا کا بھی انتقال ہوگیا، اس طرح بچپن ہی سے آپ کو والدین اور دادا کی شفقت حاصل نہ ہوسکی۔ دادا کے انتقال کے بعد آپ ﷺ کی پرورش آپ ﷺ کے چچا ابو طالب نے کی۔

آپ ﷺ کے چچا ابو طالب اپنے بھتیجے کا بہت خیال رکھتے تھے اور کبھی کبھار اپنے ساتھ سفر میں بھی لے جایا کرتے تھے۔

آپ ﷺ نے اپنے چچا جناب ابو طالب کے ساتھ پہلا سفر ملکِ شام کا کیا اور اس وقت آپ ﷺ کی عمر مبارک ۱۲ سال تھی۔

بچو! ہمارے پیارے نبی بچپن ہی سے پتھروں اور بتوں کی پوجا سے نفرت کرتے تھے، برے کاموں سے گریز کرتے تھے، ہمیشہ سچ بولتے تھے۔ آپ کے پاس کوئی بھی شخص کوئی امانت رکھوا دیتا تو آپ ﷺ اس کی پاسداری کرتے اور اسے بوقتِ ضرورت واپس کر دیا کرتے تھے۔

آپ ﷺ کو لوگ صادق و امین کہتے تھے، صادق کے معنی ہیں سچّا، اور امین کے معنی ہیں امانت دار اور دیانت دار۔

پیارے بچو! اب ہم آپ ﷺ کی سچّائی اور دیانت کا ایک واقعہ سناتے ہیں۔

آپ کی دیانت و امانت داری کے چرچے پورے عرب میں مشہور ہو رہے تھے کہ مکّہ کی ایک خاتون حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے اپنا مالِ تجارت

آپ ﷺ کے سپرد کردیا۔ آپ ﷺ یہ مالِ تجارت لے کر سفر پر روانہ ہوئے اور آپ ﷺ کے ساتھ حضرت خدیجۃ الکبریٰ کا ایک غلام بھی تھا۔ یہ غلام پورے سفر میں آپ ﷺ کے طور طریقوں کو غور سے دیکھتا رہا اور آپ ﷺ کی سچّائی پر بڑا حیران تھا۔ آپ ﷺ نہ تو اپنی چیز کی تعریف دوسروں کی چیزوں کے مقابلے میں بڑھا چڑھا کر کرتے اور نہ ہی اپنی چیز کے عیب چھپاتے اور نہ ہی دوسروں کی چیز کی برائی کرتے۔

بچو! سفر سے واپسی پر اس غلام نے آپ ﷺ کی سچّائی و دیانت داری کے واقعات حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے سامنے بیان کئے اور آپ ﷺ کی خوب تعریف کی۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا بہت متاثر ہوئیں اور آپ ﷺ کی خدمت میں شادی کا پیغام بھیجا، اس طرح آپ ﷺ کی شادی حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے ہوئی اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کی سب سے پہلی بیوی بنیں۔

آپ ﷺ کی طرف سے اسلام کی دعوت اور کفار کی طرف سے ظلم

بچو! جب آپ ﷺ کی عمر چالیس سال کی ہوئی تو آپ ﷺ کو سچے خواب نظر آنے لگے، جو کچھ آپ ﷺ رات کو خواب میں دیکھتے دن میں وہی واقعہ پیش آ جاتا۔ رمضان کا مہینہ تھا، حضور ﷺ غارِ حرا میں عبادت کر رہے تھے (بچو! یہ غار مکّہ کے قریب ایک پہاڑ میں ہے جس کا نام جبلِ نور ہے)۔ یہاں حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور حضور ﷺ سے کہا ''اقرأ'' یعنی پڑھیے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ جبرئیل علیہ السلام نے آپ ﷺ کو سینے سے لگا کر دبایا اور پھر کہا: ''اقرأ'' حضور ﷺ نے پھر وہی جواب دیا۔ ایسا تین مرتبہ ہوا۔ اس کے بعد فرشتے نے آپ ﷺ کے سامنے قرآنِ پاک کی یہ آیات پڑھیں:

﴿اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۝ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ۝﴾[1]

پڑھو اپنے پروردگار کا نام لے کر جس نے سب کچھ پیدا کیا، اس نے

[1] العلق: ۵

انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا ہے، پڑھو اور تمہارا پروردگار سب سے زیادہ کرم والا ہے، جس نے قلم سے تعلیم دی، انسان کو اس بات کی تعلیم دی جو وہ نہیں جانتا تھا۔

اس واقعہ سے آپ ﷺ پر گھبراہٹ طاری ہوگئی اور آپ ﷺ گھر آگئے اور اپنی زوجۂ محترمہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کو پورا واقعہ سنایا۔ وہ بولیں کہ آپ کو کس بات کا ڈر ہے؟ آپ رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرتے ہیں، دوسروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، ضرورت مندوں کی مدد کرتے ہیں، مہمانوں کی ضیافت کرتے ہیں، مصیبت زدہ کی مدد کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت فرمائے گا۔ اس کے بعد کچھ عرصے تک وحی کا سلسلہ منقطع رہا، پھر دوبارہ وحی شروع ہوگئی اور پھر آپ ﷺ نے اسلام کی دعوت دینا شروع کی۔ اور چپکے چپکے تین سال تک اسلام کی دعوت دیتے رہے اور اس دوران چالیس صحابہ ایمان لا چکے تھے، اس کے بعد اللہ نے حکم دیا:

﴿وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ﴾[1]

یعنی اپنے رشتہ داروں کو (اللہ تعالیٰ سے) ڈرایئے۔

اس حکم پر آپ ﷺ نے ایک دعوت کا اہتمام کیا اور اس میں بنو ہاشم یعنی اپنے خاندان کے لوگوں کو بلایا۔ اور انہیں توحید و رسالت کی دعوت دی، اس موقع پر

---

[1] الشعراء: ۲۱۴

ابولہب بہت غصہ ہوا، دوسرے دن پھر دعوت دی گئی، خاندان کے سب افراد اس میں شریک ہوئے۔ حضور ﷺ نے مہمانوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ میں اس دنیا میں انسانوں کو سیدھا راستہ دکھانے کے لئے بھیجا گیا ہوں، اس بڑے کام میں کون میرا ساتھ دے گا؟ مجلس میں خاموشی تھی، البتہ حضرت علی نے اٹھ کر کہا کہ اگر چہ میری آنکھیں دکھتی ہیں، میری ٹانگیں پتلی ہیں، میں سب سے چھوٹا ہوں، لیکن میں آپ کا ساتھ دوں گا۔ مجلس میں موجود لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی باتیں سن کر ہنس پڑے۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سینے سے لگایا اور مرحبا کہا۔

بچو! جب حضور ﷺ کو حکم ہوا کہ عام لوگوں کو علی الاعلان دین کی دعوت دی جائے تو آپ ﷺ نے تمام اہل مکّہ کو صفا نامی پہاڑ پر جمع کیا اور لوگوں سے کہا کہ اگر میں تم سے کہوں کہ "اس پہاڑی کے پیچھے سے ایک لشکر تم پر حملہ آور ہونے والا ہے، تو کیا تم میری بات پر یقین کرلو گے؟" سب لوگوں نے کہا: ضرور یقین کریں گے، کیوں کہ آپ نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ حضورِ پاک ﷺ نے فرمایا کہ **"لا إلٰہ إلا اللّٰہ"** کہو اور اللہ کی وحدانیت پر ایمان لے آؤ، تم کامیاب ہو جاؤ گے۔ یہ سن کر ابولہب نے آپ ﷺ کی شان میں گستاخی کی، اس کے بعد سب لوگ ناراض ہو کر اپنے اپنے گھروں کو لوٹ گئے۔

بچو! اس دن کے بعد سے کافروں نے اسلام کی کھلّم کھلا مخالفت کی، آپ ﷺ پر

اورآپ کے ساتھیوں پر ظلم کرنا شروع کیا، اب ایک جانب کھل کر اسلام کی دعوت دی جانے لگی اور دوسری جانب کھل کر اسلام کی مخالفت شروع ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ﴿فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ﴾[1] یعنی جس بات کا تمہیں حکم دیا جارہا ہے اسے علی الاعلان لوگوں کو سنادو، اور جو لوگ پھر بھی شرک کریں، ان کی پرواہ مت کرو۔

آپ ﷺ نے حرمِ پاک میں توحید ورسالت کا اعلان کیا، کافروں کے نزدیک یہ خانۂ کعبہ کی توہین تھی، لہٰذا انہوں نے ہنگامہ کردیا اور آپ ﷺ پر ٹوٹ پڑے، اس ہنگامہ میں ایک صحابی آپ ﷺ کو بچانے کے لئے درمیان میں آئے تو کافروں نے انہیں شہید کردیا، آپ ﷺ میلوں میں جا کر تبلیغ کرتے، جو لوگ حج یا بیت اللہ کی زیارت کے لئے باہر سے آتے آپ ﷺ ان سے ملتے اور اللہ کے ایک ہونے اور بتوں کے عاجز ہونے کی باتیں بتاتے۔ لوگوں کے سامنے قرآن کی تلاوت کرتے۔ مکّہ والوں نے آپ ﷺ کے چچا سے بھی کہا کہ وہ آپ ﷺ کی حمایت چھوڑ دیں۔

بچو! آپ ﷺ کے چچا ابو طالب آپ ﷺ سے بہت پیار کرتے تھے، لیکن انہوں نے اسلام قبول نہیں کیا، جب لوگ بہت مخالف ہوگئے تو آپ ﷺ کے چچا نے آپ سے کہا کہ میرے پیارے بھتیجے! مجھ پر اتنا بوجھ نہ ڈالو کہ میں اٹھا نہ

[1] الحجر: ۹

سکوں، اس پر آپ ﷺ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر یہ لوگ میرے ایک ہاتھ پر سورج اور دوسرے ہاتھ پر چاند بھی رکھ دیں تب بھی میں اس کام سے باز نہیں آؤں گا۔ یہ سن کر حضرت ابو طالب نے ہمیشہ آپ ﷺ کا ساتھ دینے کا وعدہ کیا۔

بچو! اسلام کی دعوت کے مقابلے میں کفار نے جو ظلم کیے اس کی داستانیں بہت بڑی اور دردناک ہیں جن کی تفصیل آپ بعد میں پڑھیے گا۔

آپ ﷺ کے کسی ساتھی کو تپتی ہوئی ریت پر لٹا کر سینے پر گرم پتھر رکھ دیا جاتا۔ کسی کے سر کے بال کھینچے جاتے، کسی کو انگاروں پر لٹایا جاتا، کسی کو مار مار کر شہید کر دیا جاتا، لیکن آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اپنی بات سے نہ پھرتے اور یہی کہتے کہ اللہ ایک ہے اور اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔

اخلاق

بچو! اخلاق کسی صورت یا شکل کا نام نہیں ہے بلکہ انسان دوسروں کے ساتھ ملنے جلنے، رہنے سہنے میں جو طرزِ عمل اختیار کرتا ہے اس کو اخلاق کہتے ہیں۔ اگر ایک شخص کا برتاؤ دوسروں کے ساتھ اچھا ہو تو وہ اچھے اخلاق والا کہلاتا ہے۔ اور اگر ایک شخص کا برتاؤ دوسروں کے ساتھ خراب ہو تو وہ برے اخلاق والا کہلاتا ہے۔ اچھے اخلاق والے بچوں کی چھوٹے اور بڑے سب عزت کرتے ہیں اور یہ خود بھی خوش رہتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی ان کی بڑی عزت ہوتی ہے۔

ہمارے پیارے نبی ﷺ کے اخلاق بڑے اچھے تھے، آپ کے اخلاق کی تعریف اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان الفاظ کے ساتھ کی ہے:

﴿وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِیْمٍ﴾[1]

اور یقیناً تم اخلاق کے اعلیٰ درجے پر ہو۔

اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ، وَمِنَ الْمَعْرُوْفِ أَنْ تَلْقٰى أَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ.[2]

ہر نیکی صدقہ ہے اور تیرا اپنے بھائی سے مسکرا کر ملنا بھی صدقہ ہے۔

اور فرمایا:

"إن المؤمن ليدرك بحسن خلقه درجات قائم الليل صائم النهار."[3]

---

[1] ن: ٤ [2] مجمع الزوائد [3] مسند أحمد

بے شک صاحبِ ایمان بندہ اپنے اچھے اخلاق سے ان لوگوں کے درجات حاصل کرلیتا ہے جو رات بھر نفل پڑھتے ہوں اور دن کو ہمیشہ روزے رکھتے ہوں۔

اور مزید ارشاد فرمایا:

''تم سب میں مجھ کو زیادہ محبوب اور آخرت میں سب سے زیادہ مجھ سے قریب وہ شخص ہوگا جس کے اخلاق اچھے ہوں، اور تم سب میں مجھ کو زیادہ برا لگنے والا اور آخرت میں سب سے زیادہ مجھ سے دور رہنے والا وہ شخص ہوگا جس کے اخلاق برے ہوں''۔

بچو! اب ہم آپ کو یہ بتائیں گے کہ اچھے اخلاق پیدا کرنے کے لئے کیا کرنا چاہیے اور برے اخلاق سے بچنے کے لئے کیا کرنا چاہیے۔ ان اچھی باتوں کو آپ خوب ذہن نشین کرلیں، ان پر خود بھی عمل کریں اور اپنے گھر والوں، رشتہ داروں اور دوستوں کو بھی بتاتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مدد کرے۔ (آمین)

متفرق آداب واخلاق

۱۔ صفائی ستھرائی اختیار کریں۔

۲۔ گھروں سے باہر کی جگہوں کو صاف رکھیں۔

۳۔ گھر میں کتا نہ پالیں اور نہ ہی کسی جاندار کی تصویر لگائیں، کیوں کہ ایسے گھر میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

۴۔ جب آپ کسی کا دروازہ کھٹکھٹائیں تو اندر سے پوچھے جانے پر اپنا نام بتائیں، ''میں، میں'' نہ کہیں۔

۵۔ چھپ کر کسی کی بات نہ سنیں۔

۶۔ جب کسی کے گھر جائیں تو پہلے اجازت مانگیں۔

۷۔ تین بار اجازت مانگیں، اگر اجازت نہ ملے تو واپس آجائیں۔

۸۔ ماں باپ کا ادب کرو۔

۹۔ رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ۔

۱۰۔ غریبوں کی مدد کرو۔

۱۱۔ استادوں کا اور بڑوں کا ادب کرو۔

۱۲۔ خوب علم حاصل کرو۔

۱۳۔ جھوٹ نہ بولو، ہمیشہ سچ بولو۔

۱۴۔ چغل خوری نہ کرو۔

۱۵۔ غیبت نہ کرو۔

۱۶۔ امانت میں خیانت نہ کرو۔

۱۷۔ وعدہ پورا کرو۔

۱۸۔ وقت کی پابندی کرو۔

۱۹۔ ہمسایوں سے اچھا سلوک کرو۔

۲۰۔ اچھا مال دکھا کر خراب مال نہ دو۔

۲۱۔ سلام کو پھیلاؤ۔

۲۲۔ کوئی تحفہ دے تو اس پر **جزاك اللّٰه خيرًا** کے الفاظ کہو۔

اللہ تعالیٰ سب کو رزق دیتا ہے

بچو! اللہ تعالیٰ نے لاکھوں قسم کی مخلوق بنائی، انسان ان میں سب سے افضل ہے۔ وہ ان کروڑوں انسانوں کا خواہ وہ شہروں میں ہوں یا دیہاتوں اور جنگلوں میں ہوں، ان سب کا پیٹ بھرتا ہے، وہ ایک چیونٹی یا اس سے چھوٹی چیزوں کو بھی رزق دیتا ہے۔ سمندر میں لاکھوں اقسام کی مخلوق مچھلیاں، مگرمچھ، سانپ، کیچوے وغیرہ

ان کو بھی رزق دیتا ہے، جنگلوں میں درندے، شیر، چیتے، بھیڑیے اور چھوٹے بڑے جانور سب کو روزی دیتا ہے، کسی کو درختوں کے ذریعے، کسی کو چھوٹے جانوروں کے ذریعے، غرضیکہ سب کو رزق دینے والا، سب کو پالنے والا وہی اللہ ہے، اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں اپنے آپ کو ربُّ العالمین فرماتا ہے، جس کے معنی ہیں: تمام جہانوں کا پالنے والا، بے شک اللہ ہی سب کو پالنے والا ہے، وہی سب کو رزق دیتا ہے، اسی کا شکریہ ادا کرنا چاہیے۔

اور بچو! جب ہم کھانے لگیں تو بسم اللہ پڑھیں اور جب کھا چکیں تو اللہ کا شکر ادا کریں اور الحمد للہ کہیں۔

اللہ تعالیٰ کی مخلوق

(آسمان، زمین، چاند، سورج وغیرہ)

بچو! اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ اس کے اندر موجود ہے سب کو انسان کی خدمت کے لئے بنایا ہے اور انسان کو اس لیے بنایا تا کہ وہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق زندگی گزارے۔

بچو! سورج جو ہم سے لاکھوں میل دور ہے، روزانہ نکلتا ہے اور ہمیں روشنی پہنچاتا ہے، سورج کی گرمی سے اناج اور پھل پکتے ہیں، جسے ہم کھاتے ہیں، سورج کی گرمی سے سمندروں سے بھاپ اٹھتی ہے جس سے بادل بنتے ہیں اور بارش ہوتی

ہے، جس کے ذریعے ہم کو پینے کے لئے پانی ملتا ہے، تمام قسم کے درخت اگتے ہیں، دریا بہتے ہیں جس میں کشتیاں چلتی ہیں۔

بچو! سورج کی طرح چاند کو بھی اللہ تعالیٰ نے ہماری خدمت کے لئے بنایا، جب سورج ڈوبنے کے بعد اندھیرا ہوتا ہے تو چاند کی روشنی سے دنیا روشن ہوجاتی ہے، جنگلوں اور پہاڑوں میں پیدل سفر کرنے والے اسی کے ذریعے راتوں کو سفر کرتے ہیں۔ چاند کی روشنی اناج، پھلوں اور پھولوں کے لئے بھی ضروری ہے۔

بچو! چاند کے ساتھ لاکھوں ستارے بھی آسمان پر چمکتے ہیں جو صبح کے وقت غائب ہوجاتے ہیں۔ جب چاند چھپ جاتا ہے یہی ستارے مسافروں کو جنگل میں اور سمندر میں راستہ اور وقت بتاتے ہیں۔

بچو! اللہ تعالیٰ نے ہماری خدمت کے لئے ہوا اور پانی بنایا ہے۔ ہم ہر وقت سانس لیتے ہیں اور تازہ ہوا ہمارے اندر جاتی ہے جس سے ہماری صحت اور تندرستی قائم رہتی ہے، ہوا اور پانی تمام جان داروں کے لئے ضروری ہے، اللہ تعالیٰ ان دو بڑی نعمتوں سے اپنی مخلوق کو فائدہ پہنچاتے ہیں، سمندر اور دریاؤں میں اللہ تعالیٰ مچھلیاں پیدا کرتے ہیں اور ہم انہیں کھاتے ہیں، سمندر میں جہاز چلتے ہیں اور ان کے ذریعے ہم دوسرے ملکوں سے تجارت کرتے ہیں اور سفر بھی کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی نعمتیں

ہمارا جسم:

بچو! اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتیں ہیں جو اس نے ہمارے لئے پیدا کیں، ان کا ہم شمار بھی نہیں کر سکتے، سب سے پہلے ہم اپنے جسم کو دیکھیں، دماغ جو سب کا سردار ہے، وہ ہر کام کے بارے میں سوچتا ہے اور فیصلہ کر کے آنکھ، کان، ناک اور ہاتھ پیروں کو حکم دیتا ہے، دماغ کے اندر کیسی کیسی باریک رگیں ہوتی ہیں جو اپنے اپنے کام کو پوری ذمہ داری کے ساتھ انجام دے رہی ہیں۔

آنکھیں اللہ تعالیٰ نے کیسی بہترین نعمت بنائی جن سے ہم ہر چیز کو دیکھ سکتے ہیں، اچھی بری چیز کی پہچان کر سکتے ہیں، دوست دشمن کو پہچان سکتے ہیں۔ آنکھ کی حفاظت کے لئے پلکیں بنائیں، آنکھ کی قدر کسی اندھے کو دیکھ کر ہی ہو سکتی ہے۔

بچو! اسی طرح کان بنائے جن سے ہم سن سکتے ہیں، اسی کے ساتھ ناک بنائی جس سے ہم سانس لیتے ہیں۔ اچھی بری خوشبو سونگھ سکتے ہیں۔ ناک کے نیچے ہونٹ بنائے اور اندر زبان بنائی جس کے ذریعے ہم بولتے ہیں اور ہر چیز کا مزہ بھی چکھ سکتے ہیں، منہ کے اندر دانت بنائے جن سے ہم چباتے ہیں۔

بچو! اللہ تعالیٰ نے ہم کو دو ہاتھ دو پاؤں دیے، جن کے ذریعے ہم اپنے کاموں

کوانجام دیتے ہیں، ہمارے جسم کے اندر بڑی اہم چیزیں بنائیں، دل جو ہمارے خون کو صاف کرتا ہے کتنی بڑی نعمت ہے؟ پھیپھڑے جو تازہ ہوا کھینچتے اور گندی ہوا باہر نکالتے ہیں، گردے جو ہمارے خون کو صاف کرتے ہیں۔معدہ جو ہماری خوراک کو ہضم کرتا ہے۔آنتیں جو خوراک کے ہضم ہونے کے بعد فاضل مادوں کو باہر نکالتی ہیں۔

بچو! جب اللہ تعالیٰ نے ہم کو ایسی اچھی شکل دی، ایسے اچھے آنکھ، ناک، کان اور ہاتھ پاؤں دیے تو اللہ کا شکر ادا کرنے کے لئے ان اعضاء سے اچھے اچھے کام کرنے چاہئیں۔آنکھوں سے اچھی چیزیں دیکھیں، کانوں سے اچھی باتیں سنیں، منہ اور زبان سے صاف ستھری حلال چیزیں کھائیں۔ہاتھ پاؤں سے اچھے کام کریں، دوسرے لوگوں کی خدمت کریں۔

بچو! اگر ان میں سے کوئی بھی چیز ضائع ہوجائے تو لاکھوں روپے خرچ کرنے سے بھی نہیں ملے گی۔

اللہ تعالیٰ کی نعمت ''زمین''

بچو! اللہ تعالیٰ نے ہماری خدمت کے لئے زمین بنائی، ہم اس پر چلتے ہیں، اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے ہم کو اناج، پھل اور پھول دیتے ہیں۔زمین ایک ہی ہوتی ہے، پانی ایک ہی ہوتا ہے، لیکن قسم قسم کے اناج، پھل اور پھول اس کے ذریعے

اللہ تعالیٰ پیدا کرتے ہیں۔ سب کا ذائقہ علیحدہ ہوتا ہے، سب کی خوشبو علیحدہ ہوتی ہے، سب کی شکل اور رنگ علیحدہ ہوتا ہے، یہ سب اللہ کی قدرت ہے۔

بچو! اس زمین کے اندر سونا، چاندی، پیتل، لوہا سب قسم کی دھاتیں، پیٹرول، مٹی کا تیل، گیس جس کو ہم استعمال کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ یہ سب چیزیں زمین سے پیدا کرتے ہیں۔

آپ ﷺ کے اخلاقِ حسنہ

دیانت وامانت:

حضور ﷺ نے جب دعوتِ حق کا آغاز کیا تو ساری قوم آپ ﷺ کی دشمن بن گئی اور آپ ﷺ کو ستانے میں کوئی کسر نہ چھوڑی، لیکن باوجود اس دشمنی کے کوئی بھی ایسا نہ تھا جو آپ ﷺ کی دیانت وامانت پر شک کرتا ہو، بلکہ یہ لوگ اپنا روپیہ پیسہ وغیرہ حضور ﷺ کے پاس امانت کے طور پر رکھتے تھے اور مکّہ میں آپ ﷺ سے بڑھ کر کوئی امانت دار نہیں تھا۔ ہجرت کے موقع پر آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مکّہ میں چھوڑا تھا، مقصد صرف یہی تھا کہ وہ تمام لوگوں کی امانتیں واپس کر کے مدینہ منورہ آجائیں گے۔

سخاوت:

پیارے بچو! نبی کریم ﷺ تمام لوگوں میں سب سے زیادہ سخی تھے۔خود فقیرانہ زندگی بسر کرتے اور مال ودولت جو کچھ بھی آتی اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے۔ بڑے بڑے بادشاہ بھی آپ ﷺ کی سخاوت کا مقابلہ نہیں کرسکتے۔

ایک دفعہ نہایت ضرورت کے وقت ایک عورت نے آپ ﷺ کو چادر دی، آپ ﷺ نے اس چادر کو اوڑھ لیا۔لیکن اسی وقت ایک شخص نے آپ ﷺ سے اس چادر کو مانگ لیا۔آپ ﷺ نے فوراً وہ چادر اس شخص کو دے دی۔

نبوت کے اعلان سے قبل اور بعد یعنی زمانۂ نبوت سے پہلے بھی اور زمانۂ نبوت شروع ہونے کے بعد بھی آپ ﷺ کی سخاوت کی بہت سی عجیب وغریب مثالیں ہیں،ایک دفعہ حضور اکرم ﷺ نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے فرمایا ''اے ابو ذر! مجھے یہ پسند نہیں کہ میرے پاس کوہِ احد کے برابر سونا ہو اور تیسرے دن تک اس میں سے میرے پاس ایک اشرفی بھی باقی رہ جائے،سوائے اس کے کہ جو قرض کے لئے ہو،تو اے ابوذر! میں اس مال کو دونوں ہاتھوں سے اللہ کی مخلوق میں تقسیم کرکے رہوں گا''۔

قناعت وتوکل:

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضورِ اقدس ﷺ دوسرے دن کے واسطے کسی

چیز کا ذخیرہ کر کے نہیں رکھتے تھے۔

عفوودرگزر:

بچو! ہم اپنے پیارے نبی ﷺ کی معاف کرنے اور درگزر کرنے کی صفت ایک حدیث سے بیان کرتے ہیں، حدیثِ پاک میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی بھی اپنے ذاتی معاملہ اور مال ودولت کے سلسلہ میں کسی سے انتقام نہیں لیا، مگر اس شخص سے جس نے اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ چیزوں کو حرام قرار دیا، تو اس سے اللہ تعالیٰ ہی کے لئے بدلہ لیا۔

اب ہم آپ کو نبی کریم ﷺ کی معاف کردینے کی عادت کا ایک واقعہ بھی سناتے ہیں۔

بچو! مکّہ مکرمہ میں تیرہ سال تک کافر رسول اللہ ﷺ کو ستاتے رہے، ظلم وستم بے انتہا آپ ﷺ پر اور جو لوگ مسلمان ہوگئے تھے ان پر کرتے رہے، یہاں تک کہ ان کو مکّہ مکرمہ چھوڑ کر مدینہ منورہ جانا پڑا، لیکن جب مسلمانوں نے مکّہ فتح کرلیا اور ان کافروں کو نبی کریم ﷺ کے حکم پر قتل کیا جاسکتا تھا، سب خوف اور شرم سے آنکھیں جھکائے کھڑے تھے، آپ ﷺ نے پوچھا کہ تمہیں معلوم ہے کہ میں تمہارے ساتھ کیا معاملہ کرنے والا ہوں، انھوں نے یک زبان ہوکر جواب دیا: اے صادق! اے امین! تم ہمارے شریف بھائی اور شریف برادرزادے ہو، ہم نے

تم کو ہمیشہ رحم دل ہی پایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ آج میں تم سے وہی کہتا ہوں جو یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے کہا تھا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: تم پر کوئی الزام نہیں، جاؤ، آج تم سب آزاد ہو۔

شجاعت:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھ کو اور لوگوں پر چار چیزوں میں فضیلت دی گئی ہے: سخاوت، شجاعت، قوتِ مردانگی اور مقابل پر غلبہ۔

پیارے بچو! حضور ﷺ بہادری میں بے مثال تھے، ایک مرتبہ کفار سے جنگ جاری تھی اور کفار کی جانب سے آپ پر تیروں کی بارش ہورہی تھی۔ مسلمان انتہائی پریشانی کی حالت میں تھے اور نہایت غمگین تھے۔ لیکن آپ ﷺ کی شجاعت پر قربان جائیں، آپ ﷺ اپنی جگہ پر ڈٹے رہے اور مسلمانوں کو اپنی جگہ پر جمے رہنے کی تلقین کرتے رہے۔ آپ ﷺ گھوڑے پر سوار تھے اور کفار آپ ﷺ پر حملہ کرنا چاہتے تھے، تاکہ آپ ﷺ کو (نعوذ باللہ) گھوڑے سے نیچے گرائیں، مگر آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگی اور اللہ کے حکم سے زمین سے ایک مٹھی خاک اٹھا کر کافروں کی طرف پھینکی۔ یہ مٹی ہر کافر کی آنکھ میں چلی گئی، پھر تمام کافر آنکھیں ملتے رہ گئے۔

تواضع:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانو! میری تعریف حد سے زیادہ نہ کرو جس طرح عیسائیوں نے ابن مریم یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعریف کی ہے، کیوں کہ میں اللہ کا بندہ ہوں، بس تم میرے بارے میں اتنا ہی کہہ سکتے ہو کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عفو وکرم، شجاعت، سخاوت، قناعت، انکساری، تواضع، نرمی وشفقت، صاف دل ہونا، ایثار وتحمّل، زہد وتقویٰ، رحم وترحم، ہر ایک پر علیحدہ علیحدہ کتاب لکھی جاسکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو آپ کی صفات اپنے اندر پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

قیامت:

بچو! اللہ تعالیٰ نے ہم سب کو پیدا کیا اور ہماری خدمت کے لئے زمین وآسمان، چاند اور سورج، ہوا اور پانی، پھل وپھول، اناج اور ہر چیز پیدا کی، تاکہ ہم آسانی سے اس کے احکام کے مطابق زندگی بسر کرسکیں اور اس کا شکر ادا کرتے رہیں۔ ہم کو دنیا میں تھوڑے سے عرصہ کے لئے بھیجا گیا ہے۔ وہ عرصہ کتنا ہے، خود ہم کو بھی پتا نہیں اور کس وقت کس کی موت آجائے کوئی نہیں جانتا۔ مرنے کے بعد ہم کو ہمیشہ کی زندگی ملے گی اور پھر کبھی موت نہیں آئے گی۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں

فرماتے ہیں کہ ہم نے تم کو موت اور زندگی اس لئے دی کہ تم کو آزمائیں کہ کون اچھے عمل کرتا ہے۔[۱] گویا یہ دنیا ایک امتحان کی جگہ ہے، یہاں جو اللہ کے احکام کے مطابق کام کرے گا وہ ہمیشہ کے لئے جنّت میں جائے گا جب کہ کفر اور شرک کرنے والے ہمیشہ جہنّم میں رہیں گے۔

یہ پوری دنیا اور اس کی ہر چیز ختم کر دی جائے گی، اسے قیامت کہتے ہیں، اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں:

اور صور پھونکا جائے گا تو آسمانوں اور زمین میں جتنے ہیں، وہ سب بے ہوش ہو جائیں گے، سوائے اُس کے جسے اللہ چاہے۔ پھر دوسری بار صور پھونکا جائے گا تو وہ سب لوگ پل بھر میں کھڑے ہو کر دیکھنے لگیں گے۔ اور زمین اپنے پروردگار کے نور سے چمک اُٹھے گی، اور نامۂ اعمال سامنے رکھ دیا جائے گا، اور انبیا اور سب گواہوں کو حاضر کر دیا جائے گا، اور لوگوں کے درمیان بالکل برحق فیصلہ کیا جائے گا، اور ان پر کوئی ظلم نہیں ہوگا۔[۲]

بچو! ایک دوسری سورت میں اللہ تعالیٰ نے قیامت کا منظر ان الفاظ میں بیان کیا ہے ''جب آسمان چر جائے گا، اور جب ستارے جھڑ پڑیں گے، اور جب سمندر کو اُبال دیا جائے گا، اور جب قبریں اُکھاڑ دی جائیں گی، اس وقت ہر شخص کو پتہ چل جائے گا کہ اُس نے کیا آگے بھیجا اور کیا پیچھے چھوڑا۔[۳]

[۱] ملک:۲ [۲] الزمر:۶۸، ۶۹ [۳] الانفطار:۱-۵

ایک اور جگہ ارشاد ہے: جب زمین اپنے بھونچال سے جھنجوڑ دی جائے گی، اور زمین اپنے بوجھ باہر نکال دے گی۔[۱]

اور سورۃ القارعۃ میں قیامت کے منظر کو یوں بیان فرمایا: اور پہاڑ دھنکی ہوئی رنگین اُون کی طرح ہو جائیں گے، اب جس شخص کے پلڑے وزنی ہوں گے تو وہ من پسند زندگی میں ہوگا، اور جس کے پلڑے ہلکے ہوں گے، تو اس کا ٹھکانا ایک گہرا گڑھا ہوگا۔[۲]

چناں چہ جس نے ذرہ برابر کوئی اچھائی کی ہوگی، وہ اُسے دیکھے گا، اور جس نے ذرہ برابر کوئی برائی کی ہوگی، وہ اسے دیکھے گا۔[۳]

بچو! اس روز سب کے اعمال تولے جائیں گے، جس کے نیک اعمال کا وزن بھاری ہوگا وہ خاطر خواہ آرام میں ہوگا، اور جس کے نیک اعمال کا وزن ہلکا ہوگا (یعنی وہ کافر ہوگا) تو اس کا ٹھکانہ "ہاویہ" ہوگا اور آپ کو کچھ معلوم ہے کہ وہ ہاویہ کیا چیز ہے، وہ دہکتی ہوئی آگ ہے۔[۴]

بچو! اس روز نیک لوگوں کے اعمال نامے اللہ تعالیٰ ان کے دائیں ہاتھ میں دے دے گا۔ قرآن مجید میں ہے:

اور وہ پھل لے کر جو وہ پسند کریں، اور پرندوں کا وہ گوشت لے کر جس کو ان

---

[۱] الزلزال: ۱، ۲ [۲] القارعہ: ۴، ۵ [۳] الزلزال: ۷، ۸ [۴] القارعہ: ۶-۱۱

کا دل چاہے، اور وہ بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں ایسی جیسے چھپا کر رکھے ہوئے ہوئے موتی۔ یہ سب بدلہ ہوگا ان کا کاموں کا جو وہ کیا کرتے تھے۔ وہ اس جنّت میں نہ کوئی بے ہودہ بات سنیں گے، اور نہ کوئی گناہ کی بات، ہاں جو بات ہوگی، سلامتی ہی سلامتی کی ہوگی۔ اور وہ جو دائیں ہاتھ والے ہوں گے، کیا کہنا ان دائیں ہاتھ والوں کا! (وہ عیش کریں گے) کانٹوں سے پاک بیریوں میں، اور اوپر تلے لدے ہوئے کیلے کے درختوں میں۔[1]

مزید اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

(ایسے شخص کے بارے میں حکم ہوگا) پکڑو اسے اور اس کے گلے میں طوق ڈال دو پھر اسے دوزخ میں بھونک دو، پھر اسے ایسی زنجیر میں پرودو جس کی پیمائش ستر ہاتھ کے برابر ہو، یہ نہ تو خدائے بزرگ و برتر پر ایمان لاتا تھا، اور نہ غریب کو کھانا کھلانے کی ترغیب دیتا تھا، لہٰذا آج یہاں نہ اُس کا کوئی یار و مددگار ہے، اور نہ اس کو کوئی کھانے کی چیز میسّر ہے، سوائے غسلین کے، جسے گنا ہگاروں کے سوا کوئی نہیں کھائے گا۔[2]

بچو! قیامت کے روز کوئی کسی کے کام نہیں آئے گا، نہ ماں باپ، نہ بہن بھائی، نہ دوست احباب۔ اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتے ہیں:

آخر جب وہ کان پھاڑنے والی آواز آ ہی جائے گی، (اس وقت اس ناشکری کی

[1] الحاقہ: ۱۹، ۲۹ [2] الحاقہ: ۳۰-۳۷

حقیقت پتہ چل جائے گی)، یہ اس دن ہوگا جب انسان اپنے بھائی سے بھی بھاگے گا، اور اپنے ماں باپ سے بھی، اور اپنے بیوی بچوں سے بھی۔ [۱]

بچو! جو کچھ ہم دنیا میں کرتے ہیں وہ سب ایک کتاب کی صورت میں ہر شخص کا لکھا جاتا رہتا ہے، جیسے آج کل ویڈیو کیسٹ میں جو کچھ بولو، وہ آواز پھر سنی جاسکتی ہے، اسی طرح ہر شخص کی کتاب تیار ہو رہی ہے اور وہ جو اعمال اچھے یا برے کرتا ہے سب اس میں لکھے جاتے ہیں، قیامت کے روز وہ کتاب اس کے سامنے کردی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اور (اعمال کی) کتاب سامنے رکھ دی جائے گی، چنانچہ تم مجرموں کو دیکھو گے کہ وہ اس کے مندرجات سے خوف زدہ ہیں، اور کہہ رہے ہیں کہ: ہائے ہماری بربادی! یہ کیسی کتاب ہے جس نے ہمارا کوئی چھوٹا بڑا عمل ایسا نہیں چھوڑا جس کا پورا احاطہ نہ کرلیا ہو۔ اور وہ اپنا سارا کیا دھرا اپنے سامنے موجود پائیں گے۔ اور تمہارا پروردگار کسی پر کوئی ظلم نہیں کرے گا۔ [۲]

بچو! ہم نے قیامت کا ذکر کردیا کہ مرنے کے بعد کیا واقعات پیش آنے والے ہیں۔ آگے جنّت اور دوزخ کا ذکر ہے کہ جنّت میں کیسی عیش ہوگی اور ہمیشہ کی زندگی نصیب ہوگی، اور دوزخ میں کیسے عذاب ہوں گے اور وہ بھی ہمیشہ کے لئے ہوں گے۔

---

[۱] عبس: ۳۴-۳۶ [۲] الکہف: ۴۹

اس کے بعد آگے ہم وہ تمام باتیں جن کے کرنے سے ہم کو ان شاء اللہ جنّت ملے گی بیان کریں گے اور یہ سب کام کچھ مشکل نہیں ہیں، بہت آسان ہیں۔ ہاں مگر شیطان ہم کو بہکاتا رہے گا کہ یہ بہت مشکل کام ہیں، ان کاموں سے کیا فائدہ ہوگا۔ شیطان کے کہنے میں جو آگیا وہ اس کو دوزخ میں ہی لے جائے گا۔

جنّت

بچو! سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا کو پیدا کیا اور ان کو جنّت میں رکھا کہ خوب کھاؤ پیو اور مزے کرو، کوئی تم کو نہیں روکے گا، لیکن فلاں درخت کے پھل نہ کھانا۔ حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی بیوی کافی عرصہ تک جنّت میں مزے کرتے رہے۔ لیکن شیطان جس کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تھا کہ حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرو اور اس نے غرور کی وجہ سے سجدہ نہیں کیا تھا اور دعویٰ کیا تھا کہ میں آدم سے افضل ہوں، اس طرح اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنا حکم نہ ماننے پر مردود کر دیا۔ اس وقت شیطان نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی کہ مجھے قیامت تک مہلت دید یجیے کہ میں آدم کی اولاد کو بہکاتا رہوں، اللہ تعالیٰ نے اس کو مہلت دی اور فرمایا کہ جو تیرا کہنا مانے گا میں تجھ کو اور ان سب کو دوزخ میں بھر دوں گا۔ اس وجہ سے شیطان کو غصّہ تھا اور اس نے جنّت میں حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا کو بہکایا اور قسمیں کھائیں کہ اگر تم یہ پھل کھاؤ گے تو کبھی جنّت سے نہیں نکالے جاؤ گے۔ حضرت آدم علیہ السلام

شیطان کے بہکائے میں آ گئے۔

بچو! جنّت کا ذکر قرآنِ مجید میں بہت جگہ آیا ہے۔ ایک جگہ اللہ تعالیٰ جنّت اور اہل جنّت کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اور جو سبقت لے جانے والے ہیں، وہ تو ہیں ہی سبقت لے جانے والے!، وہی ہیں جو اللہ کے خاص مقرب بندے ہیں، وہ نعمتوں کے باغات میں ہوں گے، شروع کے لوگوں میں سے بہت سے، اور بعد کے لوگوں میں سے تھوڑے، سونے کے تاروں سے بُنی ہوئی اُونچی نشستوں پر، ایک دوسرے کے سامنے اُن پر تکیہ لگائے ہوئے (بیٹھیں گے)، سدا رہنے والے لڑکے ان کے سامنے گردش میں ہوں گے، ایسی شراب کے پیالے، جگ اور جام لے کر، جس سے نہ اُن کے سر میں درد ہوگا، اور نہ ان کے ہوش اُڑیں گے، اور وہ پھل لے کر جو وہ پسند کریں، اور پرندوں کا وہ گوشت لے کر جس کو اُن کا دل چاہے، اور وہ بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں، ایسی جیسے چھپا کر رکھے ہوئے موتی، یہ سب بدلہ ہوگا ان کاموں کا جو وہ کیا کرتے تھے، وہ اُس جنّت میں نہ کوئی بے ہودہ بات سنیں گے، اور نہ کوئی گناہ کی بات، ہاں جو بات ہوگی سلامتی ہی سلامتی کی ہوگی، اور وہ جو دائیں ہاتھ والے ہوں گے، کیا کہنا ان دائیں ہاتھ والوں کا! (وہ عیش کریں گے) کانٹوں سے پاک بیریوں میں، اور اوپر تلے لدے ہوئے کیلے کے درختوں میں، اور دور تک پھیلے

ہوئے سائے میں، اور بہتے ہوئے پانی میں، اور ڈھیر سارے پھلوں میں جو نہ کبھی ختم ہوں گے، اور نہ ان پر کوئی روک ٹوک ہوگی، اور اونچے رکھے ہوئے فرشوں میں، یقین جانو، ہم نے ان عورتوں کو نئی اُٹھان دی ہے، چنانچہ انہیں کنواریاں بنایا ہے، (شوہروں کے لیے) محبّت سے بھری ہوئی، عمر میں برابر، سب کچھ دائیں ہاتھ والوں کے لیے، (جن میں سے) بہت سے شروع کے لوگوں میں سے ہوں گے، اور بہت سے بعد والوں میں سے۔[1]

[1] الواقعہ: ۱۰-۴۰

جہنّم

پیارے بچو! جو لوگ اللہ تعالیٰ کا حکم نہیں مانتے اور قرآن پاک کی بتائی ہوئی باتوں پر یقین نہیں کرتے ان کو قیامت کے بعد والی زندگی جہنّم میں گزارنی پڑے گی جہاں ان کو عذاب ہی عذاب دیا جائے گا۔

پیارے بچو! یہ جہنّم کیا ہے؟ جہنّم آگ کا بہت بڑا گڑھا ہے۔ ایسی آگ کہ جس کا ہم دنیا میں تصور بھی نہیں کر سکتے۔ اور یہ آگ پتھروں اور اللہ تعالیٰ کا حکم نہ ماننے والے لوگوں سے بھڑکائی جائے گی۔ جہنّم میں ہمیشہ کے لئے پٹائی ہوگی، پینے کے لئے کھولتا ہوا گرم پانی اور پیپ ملے گا۔ جب جہنمی گرمی کی تکلیف سے چلاّ چلاّ کر پانی مانگیں گے تو کھولتا ہوا پانی اور پیپ ان کو پلا دیا جائے گا، جس سے ان کے ہونٹ پگھل جائیں گے۔ عذاب کی تکلیف سے جہنمی یہ خیال کریں گے کہ اب انہیں موت آجائے گی، لیکن حقیقت میں موت نہیں آئے گی، پہلی کھال جل جائے گی اور نئی آجائے گی، اور یہ سلسلہ چلتا رہے گا۔

پیارے بچو! ہمیں دنیا میں اللہ تعالیٰ کے احکامات مان کر زندگی گزارنی چاہیے، تاکہ مرنے کے بعد جنّت ملے اور وہاں پر مزے کریں، اور اگر برے اعمال کیے تو ان کی سزا بھگتنی پڑے گی، اور خدانخواستہ برے اعمال کی نحوست سے ایمان کی دولت سے ہاتھ دھو بیٹھے تو پھر زندگی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنّم میں گزارنی پڑے گی۔

بچو! جہنّم میں مختلف گناہ کرنے والوں کو مختلف سزائیں ملیں گی، جن کی تفصیل آپ بعد میں قرآن وحدیث میں پڑھ لیجیے گا اور استادوں سے سمجھ لیجیے گا۔ البتہ کچھ کا ذکر یہاں کیا جاتا ہے:

بچو! جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو جھٹلاتے ہیں، یعنی قرآنِ مجید کا انکار کرتے ہیں ان کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

بیشک جن لوگوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا ہے، ہم انہیں آگ میں داخل کریں گے۔ جب ان کی کھالیں جل جل کر پک جائیں گی، تو ہم انہیں ان کے بدلے دوسری کھالیں دے دیں گے، تاکہ وہ عذاب کا مزہ چکھیں۔ بے شک اللہ صاحبِ اقتدار بھی ہے، صاحبِ حکمت بھی۔ [1]

بچو! جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے اور زکوٰۃ ادا نہیں کرتے، ان کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اور دوزخ والے جنّت والوں سے کہیں گے کہ "ہم پر تھوڑا سا پانی ہی ڈال دو، یا اللہ نے تمہیں جو نعمتیں دی ہیں، ان کا کوئی حصّہ (ہم تک بھی پہنچا دو)۔ وہ جواب دیں گے کہ اللہ نے یہ دونوں چیزیں ان کافروں پر حرام کردی ہیں۔ [2]

بچو! جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے اور زکوٰۃ ادا نہیں کرتے ان کے متعلق اللہ تعالیٰ دوسری جگہ فرماتے ہیں:

---

[1] النساء:۵٦ [2] الاعراف:۵۰

وہ اللہ ہی تو ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچّا دین دے کر بھیجا ہے، تا کہ اسے ہر دوسرے دین پر غالب کر دے، چاہے مشرک لوگوں کو یہ بات کتنی ناپسند ہو۔اے ایمان والو! (یہودی) اَحبار اور (عیسائی) اللہ کے راستے سے روکتے ہیں۔اور جو لوگ سونے چاندی کو جمع کر کر کے رکھتے ہیں، اور اس کو اللہ کے راستے میں خرچ نہیں کرتے، ان کو ایک دردناک عذاب کی ''خوشخبری'' سنادو۔[۱]

گناہ گاروں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

حقیقت یہ ہے کہ جو شخص اپنے پروردگار کے پاس مجرم بن کر آئے گا، اس کے لیے جہنّم ہے جس میں نہ وہ مرے گا اور نہ جئے گا۔[۲]

ایک اور مقام پر ارشادِ باری ہے:

یہ (مؤمن اور کافر) دو فریق ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار کے بارے میں ایک دوسرے سے جھگڑا کیا ہے۔اب (اس کا فیصلہ اس طرح ہوگا کہ) جن لوگوں نے کفر اپنایا ہے، ان کے لئے آگ کے کپڑے تراشے جائیں گے۔ان کے سروں سے کھولتا ہوا پانی چھوڑا جائے گا، جس سے ان کے پیٹ کے اندر کی چیزیں اور کھالیں گل جائیں گی، اور ان کے لیے لوہے کے ہتھوڑے ہوں گے، جب کبھی تکلیف سے تنگ آ کر وہ اس سے نکلنا چاہیں گے، تو انہیں پھر اسی میں لوٹا دیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ چکھو جلتی آگ کا مزہ![۳]

---

[۱] التوبۃ:۳۴، ۳۵ [۲] طٰہٰ:۷۴ [۳] الحج:۱۹-۲۲

اطاعتِ رسول اللہ ﷺ

نبی کریم ﷺ پر قرآنِ مجید آہستہ آہستہ نازل ہوتا رہا، مکّہ مکرمہ میں بھی اور مدینہ منورہ میں بھی، اور مسلمانوں کو ہدایت ملتی رہی اور اسی کے مطابق وہ اپنی زندگی سنوارتے رہے، آخر جب آپ ﷺ کا کام پورا ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ﴾ [۱]

آج ہم نے تم پر اپنا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت پوری کر دی۔

بچو! نبی کریم ﷺ کی کئی جگہ قرآنِ مجید میں تعریف بیان کی گئی ہے، اس میں سے چند یہاں نقل کرتے ہیں:

حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے اپنے رسول کو سچّا خواب دکھایا ہے جو واقعے کے بالکل مطابق ہے۔ تم لوگ ان شاء اللہ ضرور مسجد حرام میں اس طرح امن وامان کے ساتھ داخل ہو گے کہ تم (میں سے کچھ) نے اپنے سروں کو بے خوف وخطر منڈوایا ہو گا، اور (کچھ نے) بال تراشے ہوں گے۔ اللہ وہ باتیں جانتا ہے جو تمہیں معلوم نہیں ہیں۔ چنانچہ اس نے وہ خواب پورا ہونے سے پہلے ایک قریبی فتح طے کر دی ہے۔ وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچّا دین دے کر بھیجا ہے، تاکہ اسے ہر

---

[۱] المائدۃ: ۳

دوسرے دین پر غالب کر دے۔ اور (اس کی) گواہی دینے کے لیے اللہ کافی ہے۔

دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے مؤمنوں پر بڑا احسان کیا کہ ان کے درمیان انہی میں سے ایک رسول بھیجا جو ان کے سامنے اللہ کی آیتوں کی تلاوت کرے، انہیں پاک صاف بنائے اور انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دے، جب کہ یہ لوگ اس سے پہلے یقیناً کھلی گمراہی میں مبتلا تھے۔ [۱]

ایک اور جگہ فرمایا:

''حقیقت یہ ہے کہ تمہارے لیے رسولُ اللہ کی ذات میں ایک بہترین نمونہ ہے۔'' [۲]

اور مزید فرمایا کہ

''جس شخص نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی''۔ [۳]

اور فرمایا:

''جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا سو وہ بڑی کامیابی کو پہنچے گا''۔ [۴]

اور مزید فرمایا:

''جو شخص رسول کی مخالفت کرے گا بعد اس کے کہ اس پر حق واضح ہو چکا تھا

اور مسلمانوں کا راستہ چھوڑ کر دوسرے راستے پر ہو گیا تو ہم اس کو جو کچھ وہ

[۱] آل عمران:۱۶۴ [۲] الأحزاب:۲۱ [۳] النساء:۸۰ [۴] الأحزاب:۷۱

کرتا ہے کرنے دیں گے اور اس کو جہنّم میں داخل کریں گے اور وہ بری رہنے کی جگہ ہے''۔ [1]

اور فرمایا:

''اور (اے پیغمبر!) ہم نے تمہیں سارے جہانوں کے لیے رحمت ہی رحمت بنا کر بھیجا ہے۔'' [2]

محترم اساتذہ کرام یاد رکھیے

بچوں کو جس چیز کی سب سے زیادہ ضرورت ہے وہ آپ کی مکمّل توجہ ہے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے چند معصوم بندوں کے اذہان کی کھیتی آپ کے حوالہ کی ہے۔ آپ ان پر توجہ سے محنت کیجیے۔ اس کا ثمرہ آپ کو دین و دنیا میں ان شاء اللہ ضرور ملے گا۔

[1] النساء: ۱۱۵ [2] الأنبیاء: ۱۰۷

تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن مجید سیکھے اور سکھائے (حدیث)

فروغِ تعلیم القرآن عظیم صدقۂ جاریہ ہے

قریہ قریہ بستی بستی تعلیم القرآن کے لیے تعاون کریں

باتجوید تعلیم القرآن اور ابتدائی دینی تعلیم و تربیت

کا منفرد اور ملک گیر ادارہ

ٹرسٹ جمعیّت تعلیمُ القرآن

مرکزی دفتر: اندرون عالمگیر مسجد، عالمگیر روڈ، بہادر آباد، کراچی

فون: 34949837 ,021-34935824 موبائل: 0312-4124333 ,0333-4935824

ای میل: jamiattalimulquran@gmail.com

ریجنل دفتر: 4/A سوسائٹی پلازہ، کنال بینک روڈ، ازمیر ٹاؤن، نزد چوھنگ روڈ، لاہور۔

فون: 35961830 ,042-35961730 فیکس: 042-37499008

ای میل: jtqlahore@hotmail.com